بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | جمعرات ۱۶ ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ ۱۳ تبوک ۱۳۶۳ ہش ۱۳ ستمبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۰۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ ستمبر/تبوک/ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"پیٹ میں درد، پیچش اور متلی کی تکلیف جاری ہے۔"

"احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

سب سے بڑھ کر ابتلاء انبیاء و اولیاء پر نازل ہوتے ہیں

اللہ جلشانہٗ اپنے لگائے ہوئے پودے کی شاخ تراشی اس لئے کرتا ہے تاکہ وہ پھول اور پھل زیادہ لاوے

ابتلاء اس قوم کیلئے ایسا لازم حال ہے جیسے یہ ان کی شناخت کی روحانی وردی ہو

"انبیاء و اولیاء ابتلاء سے خالی نہیں ہوتے بلکہ سب سے بڑھ کر انہیں پر ابتلاء نازل ہوتے ہیں۔ اور انہیں کی قوتِ ایمانی ان آزمائشوں کی برداشت بھی کرتی ہے۔ عوام الناس جیسے خدا تعالیٰ کو شناخت نہیں کر سکتے ویسے اُس کے خالص بندوں کی شناخت سے بھی قاصر ہیں۔ بالخصوص ان محبوبانِ الٰہی کی آزمائش کے وقتوں میں تو عوام الناس بڑے بڑے دھوکوں میں پڑ جاتے ہیں گویا ڈوب ہی جاتے ہیں اور اتنا صبر نہیں کر سکتے کہ اُن کے انجام کے منتظر رہیں عوام کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ جلشانہٗ جس پودے کو اپنے ہاتھ سے لگاتا ہے اُس کی شاخ تراشی اس غرض سے نہیں کرتا کہ اس کو نابود کر دیوے بلکہ اس غرض سے کرتا ہے کہ تا وہ پودہ پھول اور پھل زیادہ لاوے اور اس کے برگ و بار میں برکت ہو۔ پس خلاصہ کلام یہ کہ انبیاء اور اولیاء کی تربیتِ باطنی اور تکمیلِ روحانی کے لئے ابتلاء کا اُن پر وارد ہونا ضروریات سے ہے اور ابتلاء اس قوم کے لئے ایسا لازم حال ہے کہ گویا ان ربانی سپاہیوں کی ایک روحانی وردی ہے جس سے یہ شناخت کئے جاتے ہیں۔ اور جس شخص کو اس سنت کے برخلاف کوئی کامیابی ہو وہ استدراج ہے نہ کامیابی۔"

(اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد اول ص ۱۷۶/۱۷۷)

"پھر دیکھنا چاہیئے کہ سیدنا و مولانا حضرت فخر الرسل و خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتلاء کی حالت میں کیا کیا تکلیفیں اٹھائیں اور ایک دعا میں مناجات کی اے میرے ربّ میں اپنی کمزوری کی تیری جناب میں شکایت کرتا ہوں اور اپنی بیچارگی کا تیرے آستانہ پر گلہ گزار ہوں۔ میری ذلت تیری نظر سے پوشیدہ نہیں۔ جس قدر چاہے سختی کر کہ میں راضی ہوں۔ جب تک تو راضی ہو جائے مجھ میں بجز تیرے کچھ قوت نہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص ۱۷۵)

"..... اب روشنی آئے گی"

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"پہلے ..... ابتلاء کی ظلمت وارد ہوئی اور پھر اس کے بعد رعد اور روشنی ظاہر ہونے والی ہے۔ اور جس طرح ظلمت ظہور میں آ گئی اسی طرح یقیناً جاننا چاہیئے کہ کسی دن وہ رعد اور روشنی بھی ظہور میں آ جائے گی۔ جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ جب وہ روشنی آئے گی تو ظلمت کے خیالات کو بالکل سینوں اور دلوں سے مٹا دیگی ..... سو اے وے لوگو! جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص ۱۷۹-۱۸۰)

● برادرم محمود ناصر ثاقب متعلم جامعہ احمدیہ کی والدہ صاحبہ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے پہلے سے بہتر ہے الحمد للہ! احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں خدا تعالیٰ کامل صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین!

(مبشر احمد ایاز۔ جامعہ احمدیہ)

● خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بتاریخ ۳۰ اگست ۱۹۸۴ء بروز جمعرات تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک: نومولود مکرم میاں محمد دین صاحب مرحوم آچار کوٹ کشمیر کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب آف گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ بچہ کو عمر دراز سے نوازے۔ نیک، خادم دین اور قرۃ العین بنائے۔ آمین!

(محمد شریف اختر اکاؤنٹنٹ دفتر "الفضل" ربوہ)

● خاکسار کی والدہ جو کہ کیپٹن محمد اسلم صاحب مرحوم کی صاحبزادی اور حضرت حافظ روشن علی صاحب کے خاندان سے تعلق رکھتی ہیں ایک طویل عرصہ سے غیر تشخیصی مرض میں مبتلا ہیں۔ اور اب چند ماہ سے شوگر اور دونوں آنکھوں میں موتیا اتر آنے سے بہت زیادہ صاحب فراش ہیں درد مندانہ درخواست دعا ہے۔ (محمود احمد عارف ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ

۱۶ ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ
۱۳ تبوک ۱۳۶۳ ہش

حصولِ نصرت کے دو انتہائی کارگر اور مؤثر ذرائع

مامورینِ الٰہی اور ابتداءً ان پر ایمان لانے والے معدودے چند افراد ظاہری لحاظ سے بالکل کمزور اور بے حیثیت ہوتے ہیں جبکہ ان کے مخالف اپنی کثرت تعداد اور قوت و اقتدار کی وجہ سے بے انتہاء طاقتور ہوتے ہیں۔ دونوں میں رائی اور پہاڑ کی نسبت بھی تو نہیں ہوتی۔ اپنی کثرتِ تعداد اور قوت و اقتدار کے بل پر مامورین الٰہی کے مخالف اس گمان میں مبتلا ہوتے ہیں کہ اپنے آپ کو حق پر سمجھنے والے ان کمزور و بے بضاعت افراد کو وہ کچل کر رکھ دیں گے اور انہیں سرے سے پنپنے ہی نہ دیں گے۔ چنانچہ جب حضرت موسےٰ علیہ السلام نے فرعون تک حق کا پیغام پہنچایا اور اسے ظلم سے باز آنے کی تلقین کی تو فرعون بہت غضبناک ہوا اور اس نے اپنے لوگوں کو جمع کیا اور کہا کہ یہ گنتی کے چند لوگ ہیں ان کی ہمارے سامنے حیثیت ہی کیا ہے۔ ہم انہیں کچل کر رکھ دیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرعون کی اس تعلّی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ ۝ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِیْلُوْنَ ۝ وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ۝ وَاِنَّا لَجَمِیْعٌ حٰذِرُوْنَ ۝

(الشعراء آیات ۵۴ تا ۵۷)

ترجمہ:۔ فرعون نے شہروں کی طرف جمع کرنے والے آدمی بھجوائے (یہ کہتے ہوئے) کہ یہ لوگ (یعنی موسےٰ اور اس پر ایمان لانے والے) ایک تھوڑی سی جماعت ہیں، اس کے باوجود (وہ ہمارے مسلک کے بالمقابل ایک اور مسلک کا پرچار کر کے) ہمیں غصہ دلا رہے ہیں۔ اور (ان کے بالمقابل) ہم ایک (بہت بڑی) جماعت ہیں اور ہم بہت ہشیار اور متحد لوگ ہیں (اس لئے ہمیں انہیں سر اٹھاتے ہی نہیں دینا چاہیئے)۔

ایک موسےٰ علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والے بنی اسرائیل ہی کو نہیں جو مامور من اللہ بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہوا اسے اور اس پر ایمان لانے والے کمزور اور بے بضاعت افراد کو ایسی ہی صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کے طاقتور مخالف اپنی طاقت کے گھمنڈ میں اسی قسم کی دھمکیاں دے کر انہیں خوف دلانے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن بالآخر ہوا یہی کہ اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت کے نتیجہ میں کمزور و بے بضاعت حق پرست غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب ہوئے اور طاقتور مخالف ناکام ہوئے بغیر نہ رہے۔ مامورین الٰہی اور ان پر ایمان لانے والے غریب اور بے بس لوگ اپنے طاقتور مخالفوں کا مقابلہ خدائی حکم کے ماتحت دو باتوں سے کیا کرتے تھے ایک ثباتِ قدم کے ذریعہ اور دوسرے ذکرِ الٰہی کے ذریعہ۔ جب بھی ان کی مخالفت زور پکڑتی تھی اور ان کے مخالف غیظ و غضب کا اظہار کرتے تھے تو وہ صبر و ثبات اور استقلال و استقامت کا عدیم النظیر مظاہرہ کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالےٰ کو کثرت سے یاد کرتے اور اسے اپنی مدد کے لئے پکارتے۔ اللہ تعالےٰ انہیں اپنی تائید و نصرت سے نواز کر ان کی مشکلات دور کر دیتا اور اس طرح انتہائی سبر آزما طویل جدوجہد کے بعد وہ بالآخر غلبۂ حق کے مقصد میں کامیابی سے ہمکنار ہوئے بغیر نہ رہتے۔

خود آنحضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے کمزور و بے بضاعت لوگوں کو اللہ تعالےٰ نے قریش مکہ کی زبردست جمعیت اور ان کے انتہائی خطرناک حربوں کے بالمقابل جو ان کی ہستی کو کالعدم کرنے پر تلے ہوئے تھے ثباتِ قدم کا عدیم النظیر مظاہرہ کرنے اور اللہ تعالےٰ کو بکثرت یاد کرنے اور اس طرح اس کی تائید و نصرت کو جذب کرنے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

(الانفال آیت ۴۶)

یعنی: اے ایمان والو جب (بھی) تمہیں (مخالفینِ حق کی زبردست) جمعیت کا سامنا کرنا پڑے تو قدم جمائے رکھو (یعنی ثباتِ قدم کا مظاہرہ کرو) اور (ایسے مواقع پر) اللہ کو بہت یاد کیا کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

حقیقت یہ ہے کہ ثباتِ قدم اور بکثرت ذکرِ الٰہی دو ایسے زبردست ہتھیار ہیں جن سے مامورینِ الٰہی اور ان کے متبعین غلبۂ حق کی جدوجہد میں پیش آنے والی بڑی بڑی رکاوٹوں پر قابو پانے اور آگے ہی آگے قدم بڑھاتے میں کامیاب ہوتے رہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کا سارا دارومدار اللہ تعالےٰ کی معجزانہ تائید و نصرت پر ہوتا تھا اور معجزانہ تائید و نصرت ثباتِ قدم اور بکثرت ذکرِ الٰہی کے نتیجہ میں ہی حاصل ہوتی ہے۔

غزل

لذّتِ غم سے بہرہ ور کرنا
اتنا احسان چشمِ تر کرنا

توڑ ڈالو انا کی دیواریں
سیکھ لو یہ حصار سر کرنا

تجھ سے مل کر تو اے شبِ زندہ
جی نہیں چاہتا سحر کرنا

صبحِ صادق ملے گی رستے میں
منہ اندھیرے کبھی سفر کرنا

نیند آئے اگر نہ سولی پر
اس کے سائے میں شب بسر کرنا

ایک سچے کی خاکِ پا ہوں میں
فکر میرا نہ اس قدر کرنا

وہ سمجھتے ہیں سب اشاروں کو
بات کرنا تو مختصر کرنا

پہلے کر لینا معذرت ان سے
ذکر مضطر کا ہو اگر کرنا

(پروفیسر محمد علی چوہدری سابق پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ماہنامہ تحریک جدید

ماہنامہ تحریک جدید کا ستمبر کا شمارہ ۵ ستمبر کو حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے امید ہے دو چار روز تک تمام قارئین کی خدمت میں پہنچ جائے گا۔ اگر آپ کو پرچہ نہ ملے تو مہربانی فرما کر دس پندرہ دن کے اندر اندر اطلاع دیں تاکہ پرچہ دوبارہ ارسال کیا جا سکے۔

امید ہے آپ پرچہ پڑھ کر اپنے احباب کو بھی مطالعہ کے لیے دیتے ہوں گے۔ یہ بھی توسیع اشاعت ہی کا ایک ذریعہ ہے اور کارِ ثواب بھی (مینیجنگ ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کی خوراک کے اخلاق پر اثر انداز ہونے کے

ایک عظیم الشان صداقت اور جدید تحقیق

مکرم عبدالسمیع خان صاحب ربوہ

مشاہدے سے پتہ چلتا ہے اور قرآن کریم اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ روح اور جسم کا نہایت گہرا تعلق ہے۔ جسمانی افعال اور اعمال کا روح پر اثر پڑتا ہے ایسا ہی روح کا اثر بھی جسم پر پڑتا ہے۔ جس شخص کو کوئی غم پہنچے آخر وہ چشم پُر آب ہو جاتا ہے اور جس کو خوشی ہو آخر وہ تبسم کرتا ہے۔ جس قدر ہمارا کھانا پینا، سونا جاگنا، حرکت کرنا، آرام کرنا، غسل کرنا وغیرہ افعال طبعیہ ہیں۔ یہ سب ہماری روحانی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ہماری جسمانی بناوٹ کا ہماری انسانیت سے بڑا تعلق ہے۔ دماغ کے ایک مقام پر چوٹ لگنے سے یکلخت حافظہ جاتا رہتا ہے اور دوسرے مقام پر چوٹ لگنے سے ہوش و حواس رخصت ہوتے ہیں۔ وبا کی ایک زہریلی گیس کس قدر جلدی سے جسم پر اثر کرتی ہے کہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ اندرونی سلسلہ جس کے ساتھ تمام نظامِ اخلاق وابستہ ہے۔ درہم برہم ہونے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات انسان دیوانہ ہو کر چند منٹ میں گذر جاتا ہے۔ غرض جسمانی صدمات بھی عجیب نظارہ دکھاتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ روح اور جسم کا ایک ایسا تعلق ہے کہ اس راز کو کھولنا انسان کا کام نہیں۔ ہاں خدا تعالےٰ علم بخشے تو اس راہ میں مزید آگے قدم بڑھایا جا سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ (اللہ کی سلامتی آپ پر ہو) نے خدا تعالےٰ سے علم پا کر قرآن کریم کے جن عظیم الشان اسرار سے پردہ اٹھایا ہے ان میں ایک حیرت انگیز اور دلچسپ مسئلہ خوراک کا اخلاق پر اثر بھی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ نہ صرف خوراک بلکہ انسان کے کھانے پینے کے طریقے بھی انسان کی اخلاقی اور روحانی حالتوں پر اثر کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نہ صرف حلال طیب کھانے کا حکم دیتا ہے۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی نکتہ کو پیش نظر رکھ کر بڑی تفصیل سے کھانے پینے کے آداب بھی سکھائے ہیں۔

اس فلسفہ پر مزید غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم نے اصلاح کے تین درجات بیان فرمائے ہیں۔ اوّل یہ کہ بے تمیز وحشیوں کو اس ادنیٰ خلق پر قائم کیا جائے کہ وہ کھانے پینے اور شادی وغیرہ تمدنی امور میں انسانیت کے طریقے پر چلیں۔ نہ ننگے پھریں، نہ مردار خور ہوں اور نہ کوئی اور بے تمیزی ظاہر کریں۔

دوم یہ کہ جب کوئی ظاہری آداب انسانیت کے حاصل کر لے تو اس کو بڑے بڑے اخلاق سکھائے جائیں۔ اور سوم یہ کہ جو لوگ اخلاق فاضلہ سے متصف ہو چکے ہوں ان کو شربت محبت اور وصل کا مزہ چکھایا جائے۔

جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو تمام دنیا ہی ایک گندے مضغہ کی طرح تھی اور ظہر الفساد فی البر والبحر کا نظارہ پیش کر رہی تھی۔ قرآن کریم نے کس طرح اپنے اولین مخاطبین کو وحشیوں سے انسان اور پھر انسان سے باخدا اور خدا نما بنایا اس کی تدریجی ترقی پر نظر ڈالیں تو یہ پُر معرفت قاعدہ سامنے آئے گا کہ اوّل خدا نے یہ چاہا کہ انسان کو نشست و برخاست اور کھانے پینے اور بات چیت اور تمام اقسام معاشرت کے طریق سکھلا کر اس کو وحشیانہ طریقوں سے نجات دے اور حیوانات کی مشابہت سے کلی تمیز بخش کر ایک ادنیٰ درجہ کی اخلاقی حالت جس کو ادب اور شائستگی سے موسوم کر سکتے ہیں سکھا دے۔ پھر ان نیچرل عادات کو جن کو دوسرے لفظوں میں اخلاق رذیلہ کہتے ہیں اعتدال پر لائے تا وہ اخلاق فاضلہ کے رنگ میں آ جائیں اور پھر آخری مرحلہ ترقیات کا یہ ہے کہ انسان اپنے خالق حقیقی کی محبت اور رضا میں محو ہو جاوے۔

انسانی ترقیات کی عمارت کو سیدھا رکھنے اور ہر کجی سے بچانے کے لئے ابتدائی مراحل خصوصی توجہ کے محتاج ہیں۔ قرآن کریم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک کام یہ بھی بیان کیا گیا ہے۔

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ

(الاعراف۔ ۱۵۸)

کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بنی نوع انسان کے لئے پاک چیزوں کو تو حلال قرار دیتے ہیں اور ناپاک اشیاء کو ان کے لئے حرام ٹھہراتے ہیں۔ پھر قرآن کریم کی ۲۵ سے زیادہ آیات میں حلال اور طیب غذاؤں کی ترغیب دی ہے۔ سورۃ مومنون میں تمام نبیوں کی امتوں کو مخاطب کر کے یہی حکم دیتا ہے فرمایا۔

يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا۔

(المومنون۔ ۵۲)

یعنی اے تمام رسولوں کے متبعین! اللہ تعالےٰ تمہیں حکم دیتا ہے۔ قطع نظر اس بات کے کہ تم کس رسول سے منسوب ہو اگر تم قرب الٰہی کی ذرہ برابر بھی خواہش رکھتے ہو۔ کہ تم حلال اور طیب اشیاء کھاؤ اور اعمال صالحہ بجالاؤ۔

اس میں اشارہ ہے کہ طیب اور پاک خوراک ہی کے نتیجے میں تمہیں نیک اعمال بجالانے کی توفیق ملے گی۔

پس حقیقت یہ ہے کہ انسان کی خوراک کا اس کے اخلاق پر نہایت گہرا اثر پڑتا ہے۔ اور جس قسم کے اثرات کسی غذا میں پائے جائیں ویسے ہی جسمانی یا اخلاقی تغیرات پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ چونکہ دنیا میں انسان کو اپنے تمام طبعی جذبات ابھارنے اور ان کو ترقی دینے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ ان کا برمحل استعمال کر کے اللہ تعالےٰ کی رضاء کو حاصل کر سکے اس لئے قرآن کریم نے ان غذاؤں کے استعمال سے منع فرمایا ہے جن کا کوئی جسمانی، اخلاقی یا روحانی ضرر ظاہر ہو۔ مثلاً اللہ تعالےٰ نے مردار، خون اور سؤر کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے اسی طرح ہر ایسی چیز کو بھی حرام قرار دیا گیا ہے۔ جس پر اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ اب ظاہر ہے کہ ان میں سے کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو اپنے اندر بہت بڑے نقصانات نہ رکھتی ہو۔ مردار کو لے لو اگر وہ بالکل بوڑھا ہو کر مرا ہے۔ یا کسی زہریلے جانور کے کاٹنے کی وجہ سے یا کسی بیماری اور زہر کے نتیجہ میں مرا ہے تو یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جو اس کے گوشت کو زہریلا اور ناقابل استعمال بنا دیتی ہیں اور اگر وہ کسی صدمہ سے مرا ہو مثلاً کنویں میں گر کر یا جانوروں کی باہمی لڑائی سے مرا ہو۔ تب بھی اس کے خون میں زہر پیدا ہو جاتا ہے۔

اور خون تو اپنی ذات میں ہی ایسی چیز ہے جو کئی قسم کی زہریں اپنے اندر رکھتا ہے اور طبی لحاظ سے اس کا استعمال صحت کے لئے تباہ کن ہے۔ یہی حال سؤر کے گوشت کا ہے اس کے استعمال سے بھی کئی قسم کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ نیز سؤر میں بعض اخلاقی عیوب بھی پائے جاتے ہیں۔ جو اس کا گوشت کھانے والوں میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے یہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ خنزیر کے نام میں ہی اس کی حرمت کی طرف اشارہ ہے کیونکہ خنزیر کا لفظ خنز اور آر سے مرکب ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ میں اس کو بہت فاسد اور خراب دیکھتا ہوں۔ خنز کے معنی خراب اور آر کے معنی میں دیکھتا ہوں۔ پس اس جانور کا نام جو ابتداء سے اسے خدا کی طرف سے ملا ہے وہی اس کی پلیدی پر دلالت کرتا ہے۔

اور عجیب اتفاق یہ ہے کہ ہندی میں اس جانور کو سؤر کہتے ہیں۔ یہ لفظ بھی سو (یعنی بُرا) اور آر سے مرکب ہے یعنی میں اس کو بہت بُرا دیکھتا ہوں اور اس بات کا علم کس کو نہیں کہ یہ جانور اوّل درجہ کا نجاست خور۔ بے غیرت اور دیوث ہے۔ پس ایسے بد کا اثر بھی بد ہی ہوگا۔ جیسا کہ یونانی اطبا نے اسلام سے پہلے ہی یہ رائے ظاہر کی تھی کہ اس جانور کا گوشت بالخاصیت حیا کی قوت کو کم کرتا ہے اور دیوثی کو بڑھاتا ہے۔

اور جو چیز غیر اللہ کے نام پر ذبح کی جائے اس کا استعمال بھی انسان کو بے غیرت بنا دیتا ہے اور اس کے دل سے اللہ تعالےٰ کا ادب دور کر دیتا ہے۔ اسی طرح پینے کی چیزوں میں سے شراب کو حرام قرار دیا گیا ہے کیونکہ وہ عقلِ انسانی پر پردہ ڈالتی اور اس کی ذہانت اور علم کو نقصان پہنچاتی ہے۔

غرض ہمارے مذہب نے ایسی اشیاء کا کھانا جائز قرار دیا ہے جو انسان کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی ترقی کا موجب ہوں اور پھر حلال اشیاء میں سے بھی طیبات کے استعمال پر زیادہ زور دیا ہے۔ یعنی ایسی اشیاء پر جو انسان کی صحت اور طبیعت کے موافق ہوں اور جن کے استعمال سے اسے کوئی ضرر لاحق ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔

اس سے ظاہر ہے کہ ہمارے مذہب نے اخلاق پر خوراک کے اثر کو تسلیم کیا ہے اور اس کو خاص قیود اور شرائط سے وابستہ کر کے اخلاق کے حصول کا ایک نیا دروازہ کھول دیا ہے۔ بلکہ اس سے بھی ایک قدم آگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑھ کر غذا میں اعتدال اور توازن پیدا کرنے کا حکم دیتا ہے فرمایا:۔

کلوا واشربوا ولا تسرفوا

یعنی کھاؤ اور پیو مگر کسی چیز کی حد سے زیادہ کثرت نہ کرو۔

اس اصول کو چھوڑنے کی وجہ سے بہت نقصان پہنچتے ہیں۔ مثلاً تجربہ سے ثابت ہے کہ جو لوگ کبھی گوشت نہیں کھاتے۔ رفتہ رفتہ ان کی شجاعت کی قوت کم ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ نہایت کمزور دل ہو جاتے ہیں اور ایک خداداد اور قابلِ تعریف قوت کھو بیٹھتے ہیں۔

اس کے بالمقابل جو لوگ دن رات گوشت خوری پر زور دیتے ہیں۔ اور نباتاتی غذاؤں سے بہت کم حصہ لیتے ہیں۔ وہ حلم اور انکسار کے خلق میں کمزوری دکھاتے ہیں۔ جب کہ درمیانہ روش کو اختیار کرنے والے دونوں قسم کے اخلاق کے وارث بنتے ہیں۔

جدید تحقیق:۔ خوراک اور اخلاق کے درمیان گہرے تعلق کے ضمن میں یہ انسانی زندگی کے وہ بنیادی اور عظیم الشان حقائق ہیں جن کو قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں بڑے منظم اور تفصیلی انداز میں بیان کیا گیا ہے اور کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑا گیا۔ مگر مغربی دنیا اس کا انکار کرتی رہی۔ جس کے نتیجہ میں وہ ناقابل بیان اذیت سے دوچار ہے۔ اور اب مجبور ہو کر ان حقائق کا اقرار کرنے پر مجبور رہے جو قرآن نے دنیا کے سامنے رکھے تھے۔ چنانچہ جب یورپ اور امریکہ میں جرائم کی تعداد خوفناک حد تک بڑھنے لگی اور ان وارداتوں کی بہت بھاری تعداد کے مجرم ۱۵ سے ۲۵ سال کے نوجوان پائے گئے تو اس کے اسباب میں لامتناہی بحثوں کا آغاز ہو گیا۔ جن میں نفسیاتی اور سماجی محرکات سب آتے ہیں۔ مثلاً بے روزگاری، غربت، اندرون شہر کی کشیدگی، نسلی مسائل۔ محرومی اور ٹی وی اور فلموں وغیرہ میں تشدد کے مظاہرے اور پھر ان مسائل کے مختلف حل بھی بیان کئے گئے۔ سخت ترین سزاؤں سے لے کر فوجی ڈسپلن کی زندگی تک ہر قسم کے حل۔ لیکن اس تمام بحث و تمحیص میں ایک محرک ہمیشہ نظر انداز ہوتا رہا۔ یعنی خوراک بہت سے لوگ اب بھی اس نظریہ کو دور از کار قرار دے کر مسترد کر دیں گے۔ مگر سالہا سال کے مشاہدات سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقتاً خوراک جرائم کے سلسلہ میں اثر انداز ہوتی ہے۔

سفید چینی:۔ ابھی تک یہ تحقیق بعض پہلوؤں سے بہت پیچھے ہے۔ لیکن محققین نے خوراک اور متشددانہ جرائم میں اضافہ کے درمیانی روابط کا جائزہ لینے کے لئے اچھی خاصی تحقیقات کی ہے۔ تاہم گذشتہ دو تین سال سے ان کی توجہات کا مرکز سفید چینی بن گئی ہے جس کا استعمال بڑھتا جا رہا ہے۔

سفید چینی انسانی جسم میں نشاستے کو مجتمع کر دیتی ہے جو تیزی سے گلوکوز میں تبدیل ہونے لگتا ہے۔ ضرورت سے زیادہ استعمال کی صورت میں خون میں چینی کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ اس چینی کو خارج کرنے کے لئے جگر کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ پھر بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ خون میں چینی کی اچانک کمی ہو جاتی ہے اور اس کے نتیجہ میں ایک ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے جس میں دماغ کی طرف سے مزاج کو کنٹرول کرنے، متحرک کرنے اور سکھانے کے پیغامات میں خلل پڑتا ہے۔

چنانچہ انسان اچانک پھٹ پڑنے، حملہ کرنے اور سماج دشمن رویہ اپنانے پر تل جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ذہنی دباؤ الجھن، تھکن اور غصہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کے بعد کیفین، الکوحل اور تمباکو نوشی وغیرہ اس کیفیت کو بڑھانے اور جسمانی کیمیائی نظام کو مزید غیر متوازن کرنے کا سبب بنتے ہیں۔

تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ چینی کی کھپت میں جتنا اضافہ ہوا ہے جرائم کی شرح اتنی ہی تیزی سے بڑھی ہے۔ اوسطاً ہر روز ایک فرد ۲½ بڑے چمچے چینی استعمال کرتا ہے۔ برطانیہ میں ایک خاندان جو ماں باپ ایک چار سالہ بچی اور چھ ماہ کے ایک بچے پر مشتمل ہو گیارہ پونڈ چینی فی ہفتہ استعمال کرتا ہے امریکہ میں ایک فرد سالانہ ۱۲۸ پونڈ چینی استعمال کرتا ہے۔ مٹھائیوں، مشروبات اور بسکٹوں کے ذریعہ استعمال ہونے والی چینی اس کے علاوہ ہے۔

امریکہ میں ایک جائزہ کے مطابق ۸۵ فیصد مجرم زیادہ چینی استعمال کرنے کے عادی تھے مجرم ذہن کے بچوں میں دیکھا گیا کہ وہ مختلف شکلوں میں سالانہ ۴۰۰ پونڈ سے بھی زیادہ چینی کھا جاتے ہیں۔

خوراک اور جرم کے درمیان رابطہ کے سلسلہ میں امریکہ کے ایک سابق افسر جیل کی تحقیقات حیرت انگیز ہیں۔ اس کے جائزہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ صحت مند غذائیں کھانے والے افراد۔ چینی زیادہ کھانے والوں سے کہیں زیادہ تیزی کے ساتھ منشیات اور ہیروئن سے نجات حاصل کر لیتے ہیں۔ بہتر رویہ اپنانے والے مجرم بھی وہ تھے جنہیں صحت مند خوراک ملی۔

۱۹۷۷ء میں ایک امریکی خاتون نے خوراک کے ذریعہ مجرموں کے علاج کا کامیاب تجربہ کیا۔ انہوں نے جرائم پیشہ افراد کی خوراک میں سے چینی، کافی، الکوحل، مٹھائیاں وغیرہ قطعی بند کر دیں۔ جن دو سو باون قیدیوں کو انہوں نے صحت بخش غذائیں فراہم کیں۔ ان میں سے کوئی بھی دوبارہ جیل میں نہیں آیا۔ اور کوئی جرم نہیں کیا۔

بعض جیلوں میں چینی اور میدہ کو خوراک سے خارج کیا گیا تو ایک سال کے اندر یہ بات ریکارڈ کی گئی کہ قیدیوں کی بیماریاں کم ہو گئیں۔ اور انہیں ادویات کی کم سے کم ضرورت پڑی اور ان میں ڈسپلن کی پابندی بڑھ گئی۔ کیس ویسٹرن یونیورسٹی نے بھی جرم اور چینی کے درمیان رابطہ کے بارے میں بہت مضبوط دلائل دیئے ہیں۔ اس نے اپنے جائزہ میں ۱۲ سے ۱۸ سال تک کے ۲۷۶ نوجوان خطرناک مجرموں کو شامل کیا۔ انہیں مٹھائی آئس کریم اور دوسری میٹھی اشیاء سے محروم کر دیا گیا تو حیرت انگیز نتائج برآمد ہوئے۔ اچھا سلوک اپنانے والے قیدیوں کی تعداد ۷۱ فیصد ہو گئی۔ ۵۰ فیصد خطرناک مجرم راہ راست پر آ گئے اور بقایا میں سے بھی ۴۷ فیصد نے برے خیالات سے نجات پائی۔

(بحوالہ مشرق میگزین ۱۷ اگست ۸۴ء)

ابھی اس تحقیق کا غالب رخ چینی کی طرف ہے۔ تاہم اس تحقیق نے خوراک اور اخلاق کے گہرے اور اٹوٹ تعلق کو قوی دلائل سے ثابت کر دیا ہے اور جوں جوں تحقیق کا میدان وسیع ہوتا جائے گا۔ ہر پہلو سے اس اصول کی صداقت بھی طشت از بام ہوتی چلی جائے گی اور ہر قسم کی خوراک میں افراط و تفریط کے بد نتائج سامنے آتے جائیں گے۔ مندرجہ بالا تحقیق کا مرتب اپنے مضمون کے آخر پر لکھتا ہے:۔

"یہ ایک نئی دریافت ہے قبل ازیں کوئی شخص یہ گمان تک نہیں کر سکتا تھا کہ خوراک اور جرم کے درمیان کوئی باہمی تعلق بھی ہے اور یہ تسلیم کرنے کو کوئی بھی تیار نہیں تھا کہ ناقص خوراک جرائم کا سبب اور محرک بنتی ہے۔ اب ہم نے اس امر کو جان لیا ہے کہ اگر کسی فرد کی خوراک بہتر ہو جائے تو کم سے کم اتنا تو ضرور ہوتا ہے کہ اس فرد کا کیمیائی نظام زیادہ تر اچھائیوں کی طرف راغب ہو جاتا ہے۔"

مضمون نگار کے نزدیک یہ ایک نئی دریافت ہے لیکن ہم علیٰ وجہ البصیرت اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ آج سے ۱۴۰۰ سال قبل قرآن کریم نے اس حقیقت کو مربوط سائنسی انداز میں بیان کیا ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قولی و عملی تفسیر فرمائی اور بزرگانِ دین نے خدا سے علم پا کر یہ امر دنیا پر مزید واضح کیا کہ انسانی روح جسمانی تغیرات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ پس ہمارا دین غذا اور خوراک پر بھی خاص قیود اور پابندیاں عائد کرتا ہے تاکہ معدہ کے ذریعہ انسانی دل و دماغ پر بد اثرات نہ پہنچیں اور حلال اور طیب غذا ہی ایک صالح اور تندرست ذہن کو جنم دے کر اخلاق فاضلہ کا موجب بنتی ہے۔ جو خدا تک پہنچاتے ہیں۔ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ اس مضمون پر تفصیلی بحث کرنے کے بعد فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں لوگ عام طور پر پوچھا کرتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ سے کس طرح محبت کریں، نیکیوں میں کس طرح ترقی کریں۔ گناہوں اور مختلف بدیوں سے کس طرح بچیں، اپنے مقاصد میں کامیابی کس طرح حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب سوالات کا یہ جواب دیتا ہے کہ کلوا من الطیبات واعملوا صالحاً

اگر تم یہ چاہتے ہو کہ عمل صالح تم سے صادر ہوں تو تم حلال اور طیب چیزیں استعمال کرو۔ اگر تم حرام خوری کرو گے۔ تو تم میں کوئی کا بھی ہو گا۔ فریب بھی ہو گا۔ دغابازی بھی ہو گی لالچ بھی ہو گا۔ معاملات میں خرابی بھی ہو گی اس کے بعد یہ امید رکھنا کہ تم نیکیوں میں ترقی کرنے لگ جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کی محبت تمہارے دلوں میں پیدا ہو جائے محض ایک خام خیالی ہے تمہیں دو میں سے ایک چیز بہرحال چھوڑنی پڑے گی یا تو اعمال صالحہ چھوڑنے پڑیں گے اور یا حرام خوری چھوڑنی پڑے گی جو شخص ان دونوں کو اکٹھا کرنا چاہے گا وہ ہمیشہ ناکام ہو گا۔ کامیاب وہی ہو گا جو حرام خوری چھوڑ دے اور حلال اور طیب رزق حاصل کرنے کی کوشش کرے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۱۸۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگاں

یادش بخیر

(از محترمہ زاہدہ تسنیم صاحبہ ۔ کراچی)

میں جب بھی اپنے پیارے ابا جان محترم عبدالرحیم مدہوش رحمانی کے بارے میں سوچتی ہوں اور لکھنے کی کوشش کرتی ہوں تو بہت سی باتیں ایک ساتھ یاد آجاتی ہیں اور پھر یادوں کا ایک ہجوم اور میرا قلم تنہا ۔ کیا لکھوں کیا نہ لکھوں اسی کشمکش میں میرا کمزور حافظہ سب کچھ پھر سے بھلا دیتا ہے ۔ لیکن لکھنا اس لیے ضروری ہے کہ آخر اپنے پیارے ابا جان کی شفقتوں اور عنایتوں کا کچھ تو حق ادا ہو ۔ جہاں تک ابا جان کی ذاتی زندگی کا تعلق ہے انہوں نے اپنی احمدیت سے پہلے کی زندگی کو کبھی زیادہ اہمیت نہیں دی اور اس کا کبھی ذکر نہیں کیا البتہ اپنے احمدی ہونے کے بعد کا ذکر کیا کرتے تھے اور اس طرح کہ ان کے ہر لفظ میں جماعت سے محبت اور حضرت مسیح موعود اور ان کے خلفاء سے عشق جھلکتا تھا ۔ آپ کے تعلیمی سرٹیفکیٹ سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ یکم فروری ۱۹۲۷ء کو دہلی کے قریب ایک قصبہ گڑگانواں میں پیدا ہوئے ۔ آپ کے والد جناب عبدالرحمٰن صاحب حافظِ قرآن اور اس علاقہ کے امام الصلوٰۃ تھے ۔ اس لیے گھر کا ماحول شروع سے ہی دینی تھا ۔ آپ کے والدین کی اور بھی اولاد ہوئی لیکن بدقسمتی سے کوئی بھی جوانی کی عمر تک نہیں پہنچ سکی ۔ چنانچہ اس لحاظ سے آپ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے ۔ آپ نوعمری ہی میں دہلی چلے آئے تھے ۔ جہاں آپ نے میٹرک کا امتحان اچھے نمبروں سے پاس کرنے کے بعد سروس کر لی ۔ چنانچہ اپنے ہوش میں پاکستان بننے سے پہلے آپ نے زیادہ عرصہ دہلی میں گزارا ۔ ۱۹۴۷ء میں جب آپ اپنے والدین کے ساتھ ہجرت کر کے پاکستان آئے تو آپ کی ملاقات کچھ لاہوری حضرات سے ہوئی جن کی تبلیغ سے آپ لاہوری جماعت میں شامل ہو گئے ۔ لیکن اسی سال آپ کسی دوست کے توسط سے ربوہ جلسہ سالانہ پر گئے اور پھر احمدیت سے کچھ اس درجہ متاثر ہوئے کہ نہ صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے فوراً ہی جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے بلکہ اس کے بعد اپنا تن من دھن اپنی سوچ اور فکر کا دھارا اپنا مال اپنی صلاحیتیں اور جدوجہد سب کچھ جماعت کے لیے وقف کر دیا ۔ اور آخری وقت تک کوئی جلسہ سالانہ ایسا نہ تھا جس میں آپ شریک نہ ہوئے ہوں اور بعد میں تو مجلس مشاورت میں بھی باقاعدگی سے جاتے رہے غرضیکہ احمدیت قبول کرنے کے بعد کوئی لمحہ ایسا نہ تھا جب آپ نے جماعت کی ترقی کے لیے سوچا نہ ہو ۔ جس کی گواہی آپ سے ملنے والا ہر شخص دیگا

آپ کی ساری زندگی جدوجہد کی زندگی تھی اور یہ جدوجہد پہلے دین کے لیے اور پھر دنیا کے لیے تھی ۔ آپ صحیح معنوں میں اس جملے کی تفسیر تھے ۔ کہ "دین کو دُنیا پر مقدم جانو" ۔ کراچی کی عظیم جماعت کے ہمیشہ کسی نہ کسی اہم عہدہ پر فائز رہے اور اپنی ذمہ داریوں کو نہایت احسن طریقہ پر نبھاتے رہے ۔ زندگی کا معمول یہ تھا کہ روزانہ صبح تین بجے اٹھتے تہجد پڑھنے میں رو رو کر خدا سے دعائیں مانگتے اس کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کرتے یہاں تک کہ فجر کا وقت ہو جاتا ۔ تو گھر کے تمام افراد اور بچوں کو آوازیں دے دے کر جگاتے بچوں کو خود تیار کرتے نماز باجماعت کے لیے لے جاتے ۔ میرا چھوٹا بھائی نصر اکثر اٹھنے میں سستی کرتا تو اُسے گود میں اٹھا کر لے جاتے چھٹی کے دن نماز سے آکر ہم سب کو سیر کے لیے لے جاتے اور راستے میں دعائیں یاد کراتے ہوئے جاتے ۔ دینی معلومات کے سوالات پوچھتے اور بچوں کی اچھی پرفارمنس پر انہیں انعام بھی دیتے یہی وجہ تھی کہ ہم سب بہن بھائی جماعتی اجلاسات و اجتماعات میں انعام لیتے رہے ۔ نمازوں کی باقاعدگی کا خاص خیال رکھتے اور ہمیشہ صحیح وقت پر ادا کرتے اور اولاد کو بھی اس بات کی بہت تلقین کرتے ۔ رمضان کے روزے اس کے علاوہ شوال کے روزے اور پھر نصرت جہاں فنڈ کے نفلی روزے آخری وقت تک باقاعدگی سے رکھتے رہے ۔ انتہائی دعاگو تھے اور دعاؤں پر بہت زیادہ یقین رکھتے تھے ۔ اپنا ہر کام پہلے دعا سے شروع کرتے اور اسی لیے کبھی کسی موقع پر پریشان نہ ہوتے بلکہ کہتے کہ دعا کرو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا ۔ قرآن مجید کی تلاوت بڑی باقاعدگی اور انہماک سے کرتے تھے رمضان میں زیادہ سے زیادہ مرتبہ قرآن ختم کرنے کی کوشش کرتے ۔ چنانچہ پچھلے سال رمضان میں میرے بھائی بدر نے ابا جان کو خط لکھا کہ ابا جان میں نے اس رمضان میں دس مرتبہ قرآن ختم کیا ہے تو بولے کہ دیکھو بیٹا باپ سے آگے نکل گیا چنانچہ اس رمضان میں سارا سارا دن قرآن پڑھتے کہ میں بدر سے آگے رہوں ۔ رمضان کے دوران میری بہن فریدہ سے پوچھا کہ تم نے اب تک کتنا قرآن ختم کیا اسنے بڑے فخر سے کہا کہ میں اب تک چار مرتبہ ختم کر چکی ہوں ۔ تو بولے میں تو اب تک سات مرتبہ ختم کر چکا ہوں ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سے آپ کو انتہائی محبت اور عقیدت تھی ۔ وہ جب بھی کراچی آتے آپ بہت خوش دکھائی دیتے ۔

حضور بھی ابا جان کا بہت خیال رکھتے تھے ۔ اور ابا جان سے اکثر خاص طور پر ان کا دعائیہ منظوم کلام سنا کرتے ۔ ایک بار مجلس عرفان میں حضور سویابین کی تعریف فرما رہے تھے ۔ ابا جان کو دیکھ کر فرمایا ۔ "ہاں مگر مدہوش صاحب اگر سویابین استعمال کرنے لگیں تو اور بے ہوش ہو جائیں" ۔ اسی طرح ایک مجلسِ مشاورت کی کمیٹی کا صدر مقرر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا ۔

"اب تک تو میں باہوش آدمیوں کو صدر بناتا آیا ہوں اب میں جس شخص کو صدر بنانے والا ہوں وہ مدہوش ہے" ۔ چندہ دینے کا ذوق اور شوق اس قدر تھا کہ چندہ عام اور تمام ضروری چندہ جات ہر صورت میں پہلی تاریخ کو اور اکثر پیشگی ادا کر دیا کرتے تھے اور خصوصی چندہ جات کی تحریک ادھر کان میں پڑی اور ادھر آپ نے چندہ نکال دیا ۔ چندہ دینے میں ایک گونہ خوشی محسوس کرتے ۔ بڑی محنت سے کماتے اور بڑی خوشی سے چندہ دیتے یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیشہ آپ کی کمائی میں برکت دی ۔ ایک اچھی بڑی فیملی کے آپ واحد کمانے والے تھے ۔ لیکن تمام بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلائی ۔ اور ایک اچھا آرام دہ گھریلو ماحول بخشا ۔ خدا کے فضل سے ہم نے کبھی کوئی ایسی تنگی نہیں دیکھی جب کہ آپ نے اسی کمائی میں کئی مکانات بھی بنائے ۔ ایک زمانے میں آپ کو تین سال کے لیے معطل کر دیا گیا ۔ اس کے باوجود آپ کے چندوں میں ذرا بھی کمی نہیں آئی اور بالآخر تحقیقات کے بعد آپ کو باعزت طور پر واپس بلا لیا گیا ۔ اور ترقی دے دی گئی ۔ آپ گورنمنٹ میں ایک معمولی کلرک بھرتی ہوئے اور پھر اپنی محنت دیانتداری اور دعاؤں کے نتیجہ میں ترقی کرتے ہوئے نہایت ہی کم عرصہ میں اکاؤنٹنٹ آفیسر اور پھر ڈپٹی ڈائریکٹر کے عہدہ تک پہنچ گئے ۔ شروع میں صرف میٹرک پاس تھے آپ نے تمام امتحانات بعد میں دورانِ ملازمت پاس کیے ۔ میرے ساتھ ابا جان نے انٹر، بی اے اور پھر ایل ایل بی کیا اس کے علاوہ اپنے دفتر کے اکاؤنٹ کے امتحانات بھی پاس کیے ۔ اس میں ہماری والدہ کلثوم بیگم کی قربانیوں کا بھی بہت ہاتھ ہے ابا جان کی لگن اور شوق کو دیکھتے ہوئے انہوں نے گھر اور بچوں کی تمام ذمہ داریاں اپنے سر لے لیں اور انہیں ذہنی طور پر امتحانات کے لیے بالکل فارغ کر دیا ۔ محنت سے جی نہ چرانا اور اپنا سب کچھ دین کی خاطر قربان کر دینا یہ آپ کی زندگی کے دو قیمتی اصول تھے اور اپنی اولاد کی تربیت بھی انہی خطوط پر کرنے کی کوشش کی ۔ محنت سے جی نہ چرانے ہی کی بدولت آپ کی صحت آخری وقت تک قابلِ رشک رہی ۔ ہم نے کبھی اپنے ہوش میں آپ کو بیمار ہوتے اور آرام کرتے نہیں دیکھا ۔ کبھی کوئی نزلہ کھانسی بخار سر درد ہم نے ان کے منہ سے نہ سنا ۔ چھوٹی چھوٹی تکالیف کو بالکل خاطر میں نہ لاتے ۔ بس اپنا کام کیے جاتے ۔ تحریک جدید

کے سرگرم کارکن ہونے کے باعث آپ کی نجی زندگی انتہائی سادہ تھی کھانے پینے میں لباس میں رہن سہن میں ہر چیز میں انتہائی سادہ ۔ ہمارے ہاں جب باہر سے لوگ آتے تو گھر کی حالت دیکھ کر حیران ہوتے کہ ایک کسٹم آفیسر کا گھر ایسا بھی ہو سکتا ہے ۔ عیش و آرام کی زندگی کو آپ نے اپنے اوپر حرام کر لیا تھا ۔ بس ایک سالن کھاتے اس کے علاوہ کوئی اچھی چیز بھی دسترخوان پر آتی تو انکار کر دیتے ۔ زندگی بھر ایسے عہدوں پر فائز رہے کہ جہاں خوشامدی لوگ پیچھا نہیں چھوڑتے لیکن آپ نہایت احتیاط رکھتے کہ کوئی کسی رنگ میں رشوت دینے کی کوشش نہ کرے ۔ اکثر گھر پر لوگ تحفے تحائف لے کر آتے مگر آپ سختی سے منع کر دیتے البتہ جائز کام کو ہر صورت میں کرنے کی کوشش کرتے اور یہ بھی خیال رکھتے کہ کسی کو بلاوجہ تکلیف نہ ہو ۔ احبابِ جماعت کی ہر ممکن خدمت کے لیے ہر وقت تیار رہتے ۔ جس زمانے میں آپ کو معطل کیا گیا آپ کے بارے میں تحقیق ہوتی رہی ۔ کہ کسی طرح رشوت کا ناجائز پیسہ لینا ثابت کیا جا سکے ۔ لیکن آخر میں ان لوگوں نے ہار مان لی اور کہا کہ کوئی ناجائز کمانے والا شخص اتنا سادہ نہیں ہو سکتا ۔ اولاد کو پڑھایا لکھایا مگر ساتھ ہی اس فکر میں لگے رہتے کہ پڑھ لکھ کر یہ لوگ جماعت کی کچھ خدمت کر سکیں ۔ چنانچہ ہماری بہن قدسیہ جو ڈاکٹر ہے اسے زور دے کر کہا کہ تم دو تین گھنٹے ضرور جماعت کی فضلِ عمر ڈسپنسری کو دیا کرو ۔ تمہاری پڑھائی جبھی کام کی ہے اگر دین کے کام آئے ۔ اسی طرح دوسری بہن فوزیہ جو بلوچستان یونیورسٹی میں لیکچرار ہے اُسے بھی ہمیشہ نصیحت کرتے کہ لوگوں کو اگر پڑھاؤ تو ان سے ٹیوشن کبھی مت لو ۔ خدا نے تمہیں ذہن اسی لیے دیا ہے کہ اس سے خلقِ خدا کو فائدہ پہنچے ۔ غرضیکہ آپ کی زندگی مکمل طور پر ایک مجاہد مومن کی زندگی تھی ۔ اب دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سب وارثین کو بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ اور ساتھ ہی ہمیں صبر عطا کرے ۔ بہر صورت خدا کی رضا پر راضی ہیں ابھی ہم آٹھ بہن بھائیوں میں صرف دو بہنوں کی شادیاں ہوئی تھیں ۔ چھوٹی بہن عالیہ کی تو ابھی تعلیم بھی نامکمل ہے ۔ تمام ضروری کام ابھی انہیں پورے کرنے تھے ۔ گھر کی تمام ذمہ داریاں آخر وقت تک انہوں نے اپنے کاندھوں پر اٹھا رکھی تھیں ۔ ہمیں کبھی کسی تکلیف اور پریشانی کا احساس نہیں ہونے دیا ۔ سب کام خود کرتے ۔ میرے تینوں بھائی جو ہم چار بہنوں سے چھوٹے ہیں ۔ ان پر ابا جان کی وفات کے بعد بہت بڑی ذمہ داری آپڑی ہے ۔ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ بھائیوں کو ہمت دے کہ وہ آنے والی نئی ذمہ داریوں سے احسن طریقے پر عہدہ برآ ہو سکیں ۔ آخر میں میں ان تمام احبابِ جماعت کا بھی بہت بہت شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے اس عظیم سانحہ پر ہماری ہر طرح سے دلجوئی کی اور ہمارے غموں کو ہلکا کرنا چاہا ۔ خدا آپ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے ۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

★ محبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر مخلصین جماعت کی پیشکش

۱۔ مکرم چوہدری غلام نبی صاحب سدھو گوٹھ نبی احمد سدھو تھرپارکر سندھ ۵۱۰/- روپے
۲۔ " " شاہ محمد صاحب بستی نور پتھورو سندھ ۵۲۵/-
۳۔ " " محمد حسین صاحب " " " ۵۱۵/-
۴۔ " " بشیر احمد صاحب معہ افراد خاندان " ۵۱۵/-
۵۔ " ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب نور پتھورو " ۵۵۰/-
۶۔ " چوہدری نصر اللہ خان صاحب " " " ۵۰۰/-
۷۔ " " خلیل احمد صاحب کاہلوں " " " ۵۵۰/-
۸۔ " ڈاکٹر رشید احمد صاحب معہ خاندان فضل آباد نوکوٹ سندھ ۱۳۴۷/-
۹۔ " چوہدری محمد سلیم صاحب ناصر سانگھڑ سندھ ۵۱۵/-
۱۰۔ " شیخ حمید اللہ صاحب معہ خاندان " " ۵۰۰/-
۱۱۔ " چوہدری عبدالغنی صاحب چک ۲۴ " " ۱۱۰۰/-
۱۲۔ " پیر شریف احمد صاحب وکیل مرحوم معہ بیگم و بچگان سانگھڑ سندھ ۷۲۰/-
۱۳۔ مکرمہ طاہرہ رشیدہ صاحبہ اہلیہ رشید احمد خانصاحب " " ۵۰۰/-
۱۴۔ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب آڑھتی شہداد پور سندھ ۵۱۰/-
۱۵۔ " خلیل احمد صاحب آڑھتی امیر ضلع سانگھڑ سندھ ۱۹۹۰/-
۱۶۔ " رشید احمد صاحب ننگلی صدر جماعت احمدیہ فتح پور سانگھڑ سندھ ۵۰۵/-
۱۷۔ " فرزند علی صاحب آرائیں " " " ۶۲۵/-
۱۸۔ " فریاد علی صاحب " " " ۱۱۰۵/-
۱۹۔ " بشیر احمد صاحب صدر جماعت کھپرو سندھ منجانب انبیاء علیہم السلام ۵۲۰۰/-
۲۰۔ " ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب معہ خاندان " سانگھڑ ۱۳۱۴/-
۲۱۔ " چوہدری علی احمد ولد چوہدری غلام محمد صاحب احمد پور ضلع سانگھڑ سندھ ۱۰۵۰/-
۲۲۔ " بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ " " " ۱۰۵۰/-
۲۳۔ " منجانب چوہدری شریف احمد صاحب مرحوم والد منیر احمد معہ برادران احمد پور سانگھڑ سندھ ۱۰۵۰/-
۲۴۔ " چوہدری منیر احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ احمد پور " " ۵۰۰/-
۲۵۔ " بشیر احمد ولد غلام محمد صاحب معہ خاندان " " " ۸۰۰/-
۲۶۔ " منظور احمد صاحب زعیم انصار اللہ " " " ۵۵۰/-
۲۷۔ " محمد اسلام، محمد اسلم صاحبان معہ خاندان چک ۳۸ " " " ۷۴۵/-
۲۸۔ " مقصود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۲۴ معہ خاندان " " ۱۵۴۵/-
۲۹۔ " خلیل احمد صاحب معہ خاندان " " " " ۱۲۰۴/-
۳۰۔ مکرمہ بشیراں بی بی اہلیہ چوہدری عبدالغنی صاحب " " " " ۵۱۰/-
۳۱۔ مکرم پیر فضل الرحمٰن صاحب بیت الفضل روشن آباد " ۱۰۱۰/-
۳۲۔ " خلیل الرحمٰن صاحب روشن آباد " سندھ ۵۰۵/-
۳۳۔ " صوبیدار نور محمد صاحب " " " ۵۰۶/-
۳۴۔ " عبدالماجد خان صاحب " " " ۵۰۵/-
۳۵۔ " عرفان احمد پسر ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب کاٹھگڑھی سانگھڑ ۵۰۰/-

(تحریک جدید وکیل المال اوّل)

درخواست دعا

• میرے ماموں رانا عبدالغفار خان کاٹھگڑھی بعارضہ فالج ڈسٹرکٹ ہسپتال جھنگ میں زیر علاج ہیں۔ (محمد آصف قمر۔ چک ۴۹ ج ب شورکوٹ)

• میرا چھوٹا بھائی اور دو بچیاں بیمار ہیں۔ (نذر محمد۔ نواب شاہ)

• میرے والد مکرم عبدالرحیم خان صاحب آف خوشاب بیمار ہیں۔ (ظفر اقبال، ظفر الیکٹرونکس)

• مکرم شہاب الدین صاحب ابن شمس الدین صاحب مرحوم آف کلکتہ بعارضہ شدید بیمار ہیں۔ (ناصر احمد خالد۔ دارالرحمت وسطی ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں!

الصلح خیر

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف میں آیا ہے۔ والصلح خیر۔ اس لیے اگر آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا ہو جائے تو صلح کر لینی چاہیئے۔ کیونکہ اس میں خیر اور برکت ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ غیر مذاہب کے ساتھ بھی یہ بات رکھی جائے۔ بلکہ ان کے ساتھ سخت مذہبی عداوت رکھنا چاہیئے۔ جب تک مذہب کی غیرت نہ ہو۔ انسان کا مذہب ٹھیک نہیں ہوتا۔ اب یہ جو ہندو عیسائی ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نکالتے ہیں۔ تو کیا ہم ان کے ساتھ صلح کر سکتے ہیں۔ بلکہ ان کی محفلوں میں بیٹھنا اور ان کے ساتھ دوستی کرنا اور ان کے ساتھ صلح رکھ سکتے ہیں۔ بلکہ ان کی محفلوں میں بیٹھنا اور ان کے ساتھ دوستی کرنا اور ان کے گھروں میں جانا تو معصیت میں داخل ہے۔ ہاں آپس میں جو ایک فرقہ میں ہوں۔ تو لڑائی جھگڑا کی زیادہ تر بنیاد بدظنی ہوتی ہے۔" (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۴۴۶)

(نظارت اصلاح وارشاد)

تحریک جدید اور انصار اللہ کی ذمہ داری

مالی قربانی کے بارے میں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک ضروری ارشاد

"جو کوئی .... میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں مدد دے گا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا۔ میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اسکے مال میں کچھ کمی آجائے۔ بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی .... خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا.....

اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے..... خدا تعالیٰ تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا یہ فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے..... خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرو۔ مگر دل میں مت لاؤ کہ ہم نے کچھ کیا ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے ہلاک ہو جاؤ گے۔"

(تبلیغ رسالت جلد نمبر ۱۰ صفحہ ۵۴-۵۶)

(قائد تحریک جدید۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ولادت

• خاکسار کے بیٹے عزیزم بشارت احمد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم کے ساتھ مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۸۴ء بروز جمعۃ المبارک پہلے بیٹے سے نوازا ہے الحمد للہ۔ بچہ کا نام عماد بشارت تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم عطاء الرحمٰن صاحب آف جڑانوالہ کا نواسہ ہے اور خاکسار کا پوتا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین و قرۃ العین بنائے۔

(حکیم محمد طفیل۔ سرمہ طفیل والے ابن ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب مرحوم)

• میری ہمشیرہ عزیزہ سعیدہ اختر کو اللہ تعالیٰ نے ۱۴ اگست کو پہلی بچی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام "عائشہ صدیقہ" تجویز ہوا ہے۔ یہ بچی مکرم میر اللہ رکھا مرحوم کاپونی اور مکرم قریشی محمد عبداللہ مرحوم کی نواسی ہے۔ تمام احباب سے دردمندانہ درخواست ہے کہ دعا کریں مولیٰ کریم زچہ بچہ کو صحت و تندرستی دے اور بچی کو دین و دنیا کا خادم بنائے آمین۔

(قریشی افتخار احمد شاد سیالکوٹ)

خدام بھائی اپنے فارغ وقت میں ٹائپ، شارٹ ہینڈ کلاس میں داخل ہوں (مہتمم صنعت و تجارت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لیئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرماویں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۵۵۶۶

میں چوہدری احمد حسن ولد علی حسن قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷-۳-۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ سے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۰ مرلہ زمین واقع موضع چھنی کلچی مالیتی ۲۰,۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱,۶۵ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- احمد حسین مکان نمبر ۱۷/۵ رحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۱:- مرزا عبدالسمیع صاحب صدر محلہ رحمت وسطی۔ نمبر وصیت ۱۱۴۳۵

گواہ شد نمبر ۲:- خورشید احمد صاحب ۸/۱۷ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ وصیت نمبر ۶۱۲۷۔

مسل نمبر ۲۵۵۶۷

میں عابدہ بیگم زوجہ ارشد اللہ بھٹی صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰-۳-۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۳,۰۰۰/- روپے

زیورات طلائی بوزن ۱۰ دس تولہ۔

مالیتی ۲۰,۰۰۰/- روپے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاصالۃ:- عابدہ بیگم صاحبہ ۱۸/۱۲ دارالرحمت غربی ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۱:- محمد عبداللہ صاحب والد موصیہ۔ دارالرحمت غربی ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۲:- محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال دارالرحمت غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۵۵۶۸

میں زہرہ بیگم زوجہ واحد بخش صاحب قوم بلوچ پیشہ خانہ داری عمر ۶۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹-۴-۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

زیور چاندی کے بازو بند بوزن ۴ تولہ

مالیتی ۲۰۰/- روپے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۳۲/- روپے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاصالۃ:- زہرہ بیگم صاحبہ

گواہ شد نمبر ۱:- مسعود احمد صاحب ولد عبدالرحیم صاحب دارالعلوم غربی ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۲:- محمود احمد صاحب ولد مسعود عاطف صاحب علوم غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۵۵۶۹

میں آصفہ رفیع زوجہ محمد رفیع خان شاہزادہ صاحب قوم پٹھان صافی پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۳/۲۵ رحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵-۳-۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

حق مہر ۲,۰۰۰/- روپے۔

کل زیور بوزن ۱۲½ تولہ۔

مالیتی ۲۵,۰۰۰/- روپے

ایک مکان بر قبہ دس مرلہ (اس میں دو بھائی حصہ دار ہیں اور یہ مکان والد صاحب مرحوم کی طرف سے امانتاً میرے نام ہے)

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاصالۃ:- آصفہ رفیع صاحبہ رحمت شرقی ب ربوہ ۱۳/۲۵

گواہ شد نمبر ۱:- عبدالشکور جاوید صاحب۔ رحمت شرقی ربوہ۔ سیکرٹری مال۔

گواہ شد نمبر ۲:- عنایت اللہ صاحب رحمت شرقی ب ربوہ۔ سیکرٹری تعلیم۔

مسل نمبر ۲۵۵۷۰

میں منیر الرحمٰن ولد چوہدری عبدالرحمٰن صاحب قوم ارائیں پیشہ پنشنر عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۵/۱ باب الابواب ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹-۵-۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(والد صاحب کے ترکہ میں سات بھائی ایک بہن دو بیوہ ان شامل ہیں)

از ورثہ والدین جائیداد مالیتی ۲۶۶۱۱/- روپے۔

۱ مکان نمبر ۲۵/۱ رقبہ ایک کنال جس میں میرا حصہ ۱۲,۸۳۴/- روپے، ۲ پلاٹ ۲۴ رقبہ ایک کنال جس میں میرا حصہ ۸,۱۶۸/- روپے ۳ زرعی زمین ۲½ ایکڑ جس میں میرا حصہ ۲۴,۰۳۶/- روپے۔ کل میزان ۲۴,۰۳۶/- روپے ورثہ از والدہ مرحومہ ۲۵۷۵/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ ۷۰۰/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

۲ العبد:- منیر الرحمٰن صاحب مکان نمبر ۳۵/۱ باب الابواب ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد نمبر ۱:- محمد صدیق صاحب۔ مربی سلسلہ

گواہ شد نمبر ۲:- نثار احمد صاحب

محترم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب آف سیالکوٹ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ!

محترم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری جائیداد جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر ۳۰ اگست ۱۹۸۴ء کو قریباً ۶ بجے صبح اپنے مکان واقعہ ماڈل ٹاؤن سیالکوٹ میں بعمر قریباً ۸۳ سال حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

خواجہ صاحب موصی تھے۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ۳۱ اگست کو نماز فجر کے بعد محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ محترم خواجہ صاحب بڑے صائب الرائے، مخیر اور ہمہ صفت موصوف انسان تھے۔ وہ نہ صرف خود دین کے بہترین خادم تھے بلکہ ان کے صاحبزادے خواجہ سرفراز احمد صاحب خواجہ مختار احمد صاحب، خواجہ ظفر احمد صاحب، خواجہ اقبال احمد صاحب اور خواجہ مظفر احمد صاحب سب کے سب دینی خدمات میں پیش پیش رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ خواجہ صاحب مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں بلندی درجات سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل بخشے اور مرحوم کے اوصاف حمیدہ کا وارث بنائے آمین!

"مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِّنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ"

(ترمذی)

باپ کا کوئی عطیہ بیٹے کیلئے اس عطیے سے بڑھ کر نہیں کہ اس کی تعلیم و تربیت اچھی کرے

درخواست دعا

خاکسار کی پھوپھی محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ لاہور زوجہ محترم محمد لطیف صاحب آف شارجہ کافی عرصہ سے بعارضہ دمہ بیمار چلی آ رہی ہیں ان دنوں تکلیف میں اضافہ ہو گیا ہے۔ ساتھ ہی پسلی میں درد کی شکایت بھی لاحق ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری پھوپھی صاحبہ کو ان تکالیف سے جلد نجات دلائے۔ اور صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ (منور جاوید اقبال دفتر الفضل ربوہ)

ایک احمدی طالبہ کی میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی

عزیزہ عائشہ احمد بنت مکرم شیخ لطیف احمد صاحب نے امسال میٹرک کے امتحان میں 709/850 نمبر حاصل کر کے ضلع میانوالی کی طالبات میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے عائشہ احمد پاکستان اٹامک انرجی کمیشن گرلز ماڈل سکول چشمہ کی طالبہ ہیں وہ اپنے سکول میں بھی دوم رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ عزیزہ کو یہ اعزاز ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور آئندہ بھی عزیزہ کو اعلیٰ کامیابیوں سے ہمکنار کرتا رہے۔ آمین!

"اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ" (ترمذی)

حیا ایمان کی شاخ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان برائے امۃ الحی لائبریری

امۃ الحی لائبریری کے لئے جن خواتین نے درخواستیں دی ہیں وہ ۱۶ ستمبر کو صبح ۱۰ بجے دفتر لجنہ میں تشریف لائیں

(صدر لجنہ مرکزیہ)

پتہ درکار ہے

مکرمہ زینت صدیقہ صاحبہ زوجہ محمد غیاث صاحب نے ۶۵ء میں کراچی سے وصیت کی تھی ان کا وصیت نمبر ۱۸۰۷۱ ہے۔ نظارت ہذا کو موصیہ کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر کسی کو موصیہ کے ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ضرورت ہے

ایک نیشنل سیلز آرگنائزیشن (ORGANISATION) کو محنتی دیانتدار مرد و خواتین سیلز پروموشن آفیسرز کی ضرورت ہے امیدوار کم از کم میٹرک پاس ہو۔ درخواستوں کے ہمراہ تعلیمی سرٹیفکیٹ کے علاوہ شناختی کارڈ کی فوٹو سٹیٹ کاپی ضرور منسلک کریں۔ درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ۲۹/۹/۸۴ ہے۔

محمد افضل سیلز آفیسر
سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن
ہوٹل ایمبسڈر ڈیوس روڈ آف پاکستان
شملہ پہاڑی لاہور۔ PH. 68612
بلاک ۱۱۵H ماڈل ٹاؤن
اوقات ۶ تا ۸ شام

NO PASS _ NO FEE _ GUARANTEED

شاہ جی ٹیوشن سنٹر

ہماری خصوصیات: ★ ٹیوشن فیس ـــــ محدود ٹیوشن کا وقت ـــــ لامحدود

ہر طالبعلم پر انفرادی توجہ۔ طلباء و طالبات کے لیے علیحدہ علیحدہ کلاسیں

ہمارا عزم: بہترین ڈویژن اور بہترین نمبر دلوانا علم کی بنیادی قابلیت پیدا کرنا میڈیکل، انجینئرنگ و دیگر شعبوں میں اعلیٰ تعلیم کے لیے مضبوط بنیاد پیدا کرنا۔

یکے از خدمات شاہ جی ٹیوٹ سروس کالج روڈ اقصیٰ چوک۔ ربوہ

ہم معاون و مددگار ہیں خدمت کا موقع دیجئے

دارالنصر غربی ربوہ میں ۹۹ × ۵۵ سائز کا ۶۰ فٹ کشادہ سڑک پر گراؤنڈ پلاٹ کے سامنے پانچ کمروں کا پختہ مکان پانی بجلی موجود قیمت نہایت مناسب قابل فروخت ہے اسی طرح F بلاک سٹلائٹ ٹاؤن اور مری روڈ کے بالکل قریب اور شہر کے اندر راولپنڈی میں بھی اپنے دوستوں کی جائیدادیں قابل فروخت ہیں۔

راولپنڈی اسلام آباد میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لیے ہم معاون و مددگار ہیں خدمت کا موقع دیجئے۔

خواجہ عبدالغفار گل محمد بلوچ ڈار
پراپرٹی ایڈوائیزر F 656
سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی فون 842667